سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP.8 ایس سی آر

ریاست راجستھان
بنام
سری رام ورما اور دیگر

29 اکتوبر 1996

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور کے۔ ایس۔ پارپورن، جسٹسز]

قانون ملازمت:

راجستھان ایڈمنسٹریٹو سروس رولز، 1954۔ قاعدہ 28۔ بی ۔ ذیلی قاعدہ (11) کی شقیں [1] اور [بی]۔ ترقی ۔ سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر۔ جونیئر پروموشن ۔ ڈی پی سی کے ذریعہ درج کردہ کوئی وجہ نہیں۔ لازمی نہیں۔ میرٹ کی بنیاد پر ترقی ۔ ان کے سامنے آنے والے تمام امیدواروں کی درجہ بندی کے طریقہ کار پر عمل کرنے کے لئے حکام کا انتخاب ۔ تجویز دی گئی ہے۔

درخواست گزار ریاست نے تیرہ افسران کو ترقی دی، نو کو سنیارٹی اور میرٹ کی بنیاد پر اور چار کو میرٹ کی بنیاد پر ترقی دی گئی۔ مدعا علیہ نے پروموشن آرڈر کو اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے چیلنج کیا اور شکایت کی کہ اس کے جونیئر کو ترقی دے دی گئی ہے۔ ٹریبونل نے اپیل کی اجازت دے دی۔ ہائی کورٹ میں اپیل پر یہ مشاہدہ کیا گیا کہ ڈی پی سی نے پچھلی تاریخ میں کسی امیدوار کو پروموشن نہ دینے کی وجہ بتائی ہے تاکہ عدالت دیکھ سکے کہ پروموشن نہ دینے پر ڈی پی سی کے ذہن میں کیا آیا تھا۔ ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف اس اپیل کو ترجیح دی گئی ہے۔

درخواست گزار ریاست نے دلیل دی کہ ڈی پی سی پر لازم ہے کہ وہ کسی افسر کا انتخاب نہ کرنے کی وجوہات درج کرے جب تک کہ قواعد واضح طور پر فراہم نہ کریں۔

مدعاعلیہ نے دلیل دی کہ جب کسی سینئر کو نظرانداز کیا جاتا ہے اور جونیئر کا انتخاب کیا جاتا ہے تو ڈی پی سی پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ وجوہات درج کرے کیونکہ اس انتخاب کو عدالت میں چیلنج کیا جاسکتا ہے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1.1. جب ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی جانب سے پروموشن کی جاتی ہے تو یہ کہنا مشکل ہوتا ہے کہ ڈی پی سی کو سینئر کا انتخاب نہ کرنے کی وجوہات درج کرنی چاہئیں یا کم از کم ریکارڈ میں کسی وجہ کی نشاندہی کرنی چاہیے۔ یہ کہنا ایک بات ہے کہ اس طرح کا کورس منصفانہ اور مطلوب ہے، یہ کہنا بالکل مختلف ہے کہ اس طرح کا کورس تمام صورتوں میں لازمی یا ضروری ہے، مؤخر الذکر صورت میں کیے گئے انتخاب کو مذکورہ تقاضے پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے الگ کر دیا جائے گا۔ لیکن انتخاب کے کام کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے- اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سرکاری ملازم کا واحد حق غور کرنے کا حق ہے اور ترقی کا حق نہیں ہے، ہر صورت میں وجوہات کو ریکارڈ کرنے کی ضرورت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہوگا۔ [42-ایف، 43-اے]

سرت کمار داس بنام وشوجیت پٹنائک [1995] ضمنی 1 ایس سی سی 434 پر انحصار کیا گیا۔

اسٹیٹ بینک آف انڈیا بنام کاشی ناتھ کھیر، اے آئی آر (1996) ایس سی 1328، یونین آف انڈیا بنام ای۔ جی۔ نمبو دری، (1991) 3 ایس سی سی 38 اور یونین آف انڈیا بنام این پی دھامانیا، (1995) ضمنی 1 ایس سی سی 1 پر بھروسہ کیا گیا۔

2.1. منتخب کرنے والے ادارے کے ذریعہ اپنایا گیا طریقہ کار منصفانہ ہونا چاہئے اور اس عمل کو تقویت ملنی چاہئے۔ یہ ایسا ہونا چاہئے کہ قابل عمل حدود کے اندر تمام متعلقہ افراد میں اعتماد پیدا ہو۔ راجستھان کی حکومت اور راجستھان کی تمام حکومتوں کے لئے یہ ایک اچھا قدم ہوگا کہ وہ قواعد میں ترمیم کے ذریعہ یا عام

ہدایات کے ذریعہ یہ فراہم کریں کہ میرٹ اور سنیارٹی کی بنیاد پر پروموشن کے معاملے میں منتخب اتھارٹی کو ان کے سامنے آنے والے تمام امیدواروں کو اجازت دینے کے طریقہ کار پر عمل کرنا چاہئے۔[43 قبل مسیح]

آر ایس داس بنام یونین آف انڈیا، (1986) ضمنی ایس سی سی 617۔ یونین پبلک سروس کمیشن بنام ہیانی لال دیو اور دیگران، [1988] 2 ایس سی سی 242۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ اینڈ نیورو سروسز بنام ڈاکٹر کے۔ کلیان رمن اور دیگر، [1992] ضمنی 2 ایس سی سی 481۔ میجر جنرل آئی پی ایس دیوان بنام یونین آف انڈیا اور دیگران، [1995] 3 ایس سی سی 383۔ بھگت راجو بنام یونین آف انڈیا اور دیگران، اے آئی آر (1967) ایس سی 1606 سی بی کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 13352 آف 1996۔

1994 کے ڈی۔ بی۔ سی۔ ڈبلیو۔ پی۔ نمبر 3268 میں راجستھان ہائی کورٹ کے 94.8.1 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

کے۔ ایس۔ بھاٹی، ایم۔ کے۔ سنگھ اور محترمہ کسم اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندگان کی طرف سے سشیل کے آر۔ جین اور اے۔ پی۔ دھامیجا۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

بی۔ پی۔ جیون ریڈی، جسٹس۔ اجازت دے دی گئی۔ فریقین کا مشورہ سنا گیا۔

مدعا علیہ سری رام ورما راجستھان ایڈمنسٹریٹو سروس کے افسر ہیں۔ 24 مارچ، 1991 کے ایک حکم کے ذریعہ، تیرہ افسروں کو "سینئر" پے اسکیل میں منتخب اور مقرر کیا گیا تھا۔ راجستھان ایڈمنسٹریٹو سروسز رولز، 1954 کے قاعدہ 28 (بی) (بی) میں درج علیحدہ فہرست میں بیان کردہ سال 91-1990 کے لئے نظر

ثانی اور نظر ثانی سے مشروط ہے۔ مذکورہ حکم کے تحت منتخب اور مقرر ہونے والے تیرہ افسران کو دو زمروں میں الگ الگ ذکر کیا گیا تھا۔ نو افسران کا ذکر "سنیارٹی اور میرٹ کی بنیاد پر" کے عنوان کے تحت کیا گیا تھا اور چار افسران کا ذکر "میرٹ کی بنیاد پر" کے عنوان کے تحت کیا گیا تھا۔ سنیارٹی اور میرٹ کی بنیاد پر ترقی پانے والے نو افسروں میں سے سیریل نمبر 8 میں" شری اشوک کمار سانوریا [درج فہرست ذات]" کا ذکر کیا گیا تھا۔

مدعاعلیہ شری رام ورما، جو درج فہرست ذات کے رکن بھی ہیں، نے مذکورہ حکم کے خلاف راجستھان سول سروس اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔ انہوں نے شکایت کی کہ ان کے جونیئر اشوک کمار سنواریا کو ترقی دی گئی ہے جبکہ خود انہیں غلط طریقے سے نظر انداز کیا گیا ہے۔ ریاست راجستھان کی طرف سے پیش ہوئے وکیل نے ٹریبونل کے سامنے کہا کہ راجستھان سول سروس (درجہ بندی، کنٹرول اور اپیل) رولز، 1958 کے قاعدہ 16 کے تحت مدعاعلیہ کے خلاف جانچ زیر التوا ہے اور چونکہ مذکورہ پروموشن فوری/ عارضی ترقی کی نوعیت میں تھی، اس لئے مدعاعلیہ کو ترقی نہیں دی گئی۔ ٹریبونل نے مدعاعلیہ کی جانب سے ترجیح دی گئی اپیل کو یہ کہتے ہوئے منظور کرلیا کہ' حکومت کی جانب سے دائر تحریری جواب کا مطالعہ کرنے سے واضح طور پر یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ درخواست گزار کے پروموشن کے معاملے پر ڈی پی سی نے غور کیا تھا یا نہیں۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ دلائل کے دوران، اس میں کوئی شک نہیں کہ ریاست کے وکیل نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ مدعا علیہ کے خلاف ایک انکوائری زیر التوا ہے، لیکن مدعاعلیہ کے وکیل نے اس دعوے کو مکمل طور پر مسترد کر دیا۔ مدعاعلیہ کا مقدمہ یہ تھا کہ ڈی پی سی کی تاریخ کو ان کے خلاف کوئی انکوائری زیر التوا نہیں تھی۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ یہ واضح نہیں ہے کہ مدعاعلیہ کے پروموشن کے معاملے پر ڈی پی سی نے غور کیا تھا یا نہیں۔ ٹریبونل نے کہا کہ اگر ان کے خلاف جانچ زیر التوا تھی تو ان پر غور کرنے کے بعد ان کا نام بند لفافے میں رکھا جانا چاہیے تھا اور اگر ان کے خلاف کوئی انکوائری زیر التوا نہیں تھی تو ڈی پی سی کو اپیل گزار کے سلسلے میں واضح سفارشات درج کرنی چاہئیں۔ اس کے مطابق اپیل منظور کی گئی اور حکومت کو ہدایت دی گئی کہ وہ 91-1990 کے لئے خالی آسامیوں کے مقابلے میں سلیکشن اسکیل پر ترقی کے لئے مدعاعلیہ کا معاملہ ڈی پی سی کے سامنے رکھے۔ ڈی پی سی کو مدعاعلیہ کے بارے میں اپنی واضح سفارشات ریکارڈ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

ٹریبونل کے حکم کو راجستھان حکومت نے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ کا کہنا ہے کہ اس نے ڈی پی سی کے ذریعہ باقاعدگی سے انتخاب سے متعلق ریکارڈ کے لئے بھیجا ہے اور پھر کہا: "ہمیں ریکارڈ مل گیا

ہے اور اس کا مطالعہ کرنے کے بعد، پتہ چلتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 1 کا نام ڈی پی سی کے سامنے تھا لیکن ڈی پی سی کی کارروائی میں کوئی وجہ فراہم نہیں کی گئی ہے کہ مدعا علیہ کو ترقی کے لئے موزوں کیوں نہیں سمجھا گیا" ۔اس کے بعد ہائی کورٹ نے ریاست کے وکیل کی اس دلیل کا حوالہ دیا کہ مدعا علیہ کے خلاف منفی انٹری تھی۔ ہائی کورٹ نے اس انٹری کو دیکھا لیکن اس پر کوئی رائے ظاہر کیے بغیر کہا: 'ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب ڈی پی سی نے ان کے نام پر غور کیا تھا تو ڈی پی سی کی میٹنگ کے وقت اس بات کی نشاندہی کی جانی تھی کہ انہیں ترقی کیوں نہیں دی جا رہی ہے یا ان کی پروموشن کیوں نہیں روکی جا رہی ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ منفی داخلے کی وجہ سے پروموشن روک رہے ہیں۔ یہ قانون کی کم از کم ضرورت ہے جسے وقتاً فوقتاً عدالتوں کی طرف سے بیان کیا جا رہا ہے اور اس قانون کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ ہائی کورٹ نے مزید کہا:

''ہمارے سامنے بھی، ریاست کے ماہر وکیل کہتے ہیں کہ جب کسی کو نظر انداز کیا جاتا ہے یا ترقی سے روکا جاتا ہے، تو ڈی پی سی اپنی وجوہات نہیں بتاتے۔ یہ قانون کی صحیح حالت نہیں ہے، ڈی پی سی کو ایک طویل فیصلہ لکھنا نہیں ہے لیکن پروموشن روکنے کے لئے ان کے ذہن میں جو کچھ بھی ہوتا ہے، اس کی نشاندہی ڈی پی سی کی کارروائی میں کی جانی چاہئے، تاکہ اگر معاملے کو عدالت میں چیلنج کیا جاتا ہے، تو عدالت دیکھ سکے کہ ترقی نہ دینے پر ڈی پی سی کے ذہن میں کیا آیا تھا۔

اس حکم کی کاپی حکومت راجستھان کے چیف سکریٹری کو بھیجی جا سکتی ہے تاکہ وہ ڈی پی سی میں بیٹھ کر تمام حکام اور محکموں کو اس کو دھیان میں رکھنے کا مشورہ دے سکیں۔

درخواست گزار ریاست کے وکیل نے کہا کہ ڈی پی سی پر یہ لازمی نہیں ہے کہ وہ کسی افسر کا انتخاب نہ کرنے اور/ یا سینئر کا انتخاب نہ کرتے ہوئے جونیئر کا انتخاب نہ کرنے کی وجوہات درج کرے۔ وکیل نے کہا کہ جب تک قواعد واضح طور پر فراہم نہیں کیے جاتے ہیں، راجستھان ایڈمنسٹریٹو سروسز رولز، 1954 سے ایسی کوئی ذمہ داری کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ وکیل نے کہا کہ قدرتی انصاف کے اصولوں کا اس طرح کے انتخاب پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ فاضل وکیل نے اس عدالت کے سرت کمار داس بنام وشوجیت پٹنائک ،[1995] درخواست (1) ایس سی سی 434 اور اس میں دیئے گئے کئی فیصلوں پر بھروسہ کیا۔ تاہم مدعا علیہ کے وکیل نے مذکورہ تجاویز سے اختلاف کیا اور کہا کہ جب کسی سینئر کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور جونیئر کا انتخاب کیا

جاتا ہے تو ڈی پی سی پر اس کی وجوہات درج کرنا لازمی ہے۔ فاضل وکیل نے کہا کہ اس تقاضے کا اندازہ اس لیے لگایا جانا چاہیے کیونکہ انتخاب کو عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے اور جب تک کسی سینئر کو نظر انداز کرنے یا جونیئر کے انتخاب کی وجوہات کی نشاندہی کرنے کے لیے ریکارڈ پر کچھ نہ ہو، عدالت انتخاب کی شفافیت کا فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوگی۔ اس عدالت کے فیصلوں پر انحصار اسٹیٹ بینک آف انڈیا بنام کاشی ناتھ کھیر، اے آئی آر (1996) ایس سی 1328، یونین آف انڈیا بنام ای جی نمبو دیری، [1991] 3 ایس سی سی 38 اور یونین آف انڈیا بنام این پی دھامانیا، [1995] درخواست 1 ایس سی سی 1 میں کیا گیا ہے۔

عرضیوں سے نمٹنے سے پہلے، اپیل کنندہ ریاست کے فاضل وکیل کی طرف سے دیا گیا بیان ریکارڈ کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک مدعا علیہ کا تعلق ہے، اس کی طرف سے کوئی شکایت باقی نہیں رہتی ہے کیونکہ ٹریبونل کے حکم (جیسا کہ ہائی کورٹ نے تصدیق کی ہے) پر عمل درآمد کیا گیا ہے اور مدعا علیہ کو وہ دیا گیا ہے جو اس کا حق تھا۔ وکیل نے کہا کہ ریاست کو مدعا علیہ کو پہلے سے دی گئی رقم میں خلل ڈالنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے لیکن وہ صرف ہائی کورٹ کی تجویز پر فیصلہ چاہتے ہیں کہ جہاں ایک سینئر کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور ایک جونیئر کا انتخاب کیا جاتا ہے تو منتخب کرنے والے اتھارٹی کو ایسا کرنے کی وجہ بتانی ہوگی۔ مندرجہ بالا بیان ریکارڈ کیا گیا ہے۔

سب سے پہلے یہ نوٹ کیا جانا چاہئے کہ سلیکشن اسکیل پر ترقی جڑواں بنیادوں پر ہوتی ہے، یعنی سنیارٹی کم میرٹ کے ساتھ ساتھ میرٹ بھی۔ مدعا علیہ اور اس کے جونیئر سری سانو یریا کے معاملے پر سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر غور کیا گیا۔ یہ انتخاب قواعد کے مطابق تشکیل دی گئی ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی نے کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ڈی پی سی کی ذمہ داری ہے کہ وہ سینئر کو نظر انداز کرتے ہوئے جونیئر کے انتخاب کی وجوہات درج کرے۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا ہے کہ اگرچہ منتخب کرنے والے اتھارٹی کو سینئر کا انتخاب نہ کرنے اور اپنے جونیئر کا انتخاب نہ کرنے کی وجوہات بتاتے ہوئے ایک طویل حکم لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن ڈی پی سی کی کارروائی میں کسی طرح سے یہ اشارہ کرنا چاہئے کہ کیوں ایک سینئر کو نظر انداز کیا گیا اور اس کے جونیئر کا انتخاب کیوں کیا گیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہائی کورٹ کا ایسا کہنا درست ہے؟

زمین کو صاف کرنے کے لئے، ہم یہ ذکر کر سکتے ہیں کہ ہم ابتدائی تقرری کے معاملے سے نہیں نمٹ

رہے ہیں. ہم ایسے معاملے سے بھی نہیں نمٹ رہے ہیں جہاں ترقی صرف میرٹ کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ ہمیں ایک ایسے معاملے کی فکر ہے جہاں ترقی سنیارٹی اور میرٹ یعنی سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ ایسے میں یہ سوال اٹھ رہا ہے کہ کیا منتخب کرنے والے اتھارٹی کو سینئر کا انتخاب نہ کرنے اور جونیئر کا انتخاب نہ کرنے کی وجوہات درج کرنے کی ضرورت ہے۔ آر ایس داس بنام یونین آف انڈیا، [1986] میں سبیا ساچی مکھرجی اور کے این سنگھ، جے جے پر مشتمل بنچ نے انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (پروموشن کے ذریعہ تقرری) ریگولیشنز، 1955 کے ترمیم شدہ ریگولیشنز 54 اور 55 پر غور کیا۔ 1977 میں اپنی ترمیم سے پہلے ریگولیشن میں یہ ضروری تھا کہ جہاں اسٹیٹ سروس کے کسی بھی رکن کو ہٹانے کی تجویز ہو تو ”کمیٹی مجوزہ سپرسیشن کی اپنی وجوہات ریکارڈ کرے گی“۔ اس ترمیم کے بعد ریگولیشن کے تحت سلیکشن کمیٹی کو اہل افسروں کو 'غیر معمولی'، 'بہت اچھا'، 'اچھا' یا 'ان فٹ' کے طور پر درجہ بندی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح کی درجہ بندی کے بعد، کمیٹی کو ریگولیشن 55 میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق سلیکٹ لسٹ میں افسران کے ناموں کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔ بنچ نے رائے دی کہ ترمیم شدہ ریگولیشن میں میرٹ کو ترجیح دی گئی ہے اور ایسے معاملے میں ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک جونیئر افسر، اگر اسے 'بہترین' یا 'بہت اچھا' قرار دیا جائے تو وہ اپنے سینئروں کی جگہ لے سکتا ہے۔ بنچ نے اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ ایسی صورتحال میں سینئر کو ہٹانے کی وجوہات درج کرنا ضروری ہے۔ بنچ کے مندرجہ ذیل مشاہدات متعلقہ ہیں۔

” فاضل وکیل نے اس بات پر زور دیا کہ اگر ریکارڈ کیا جائے تو وجوہات معروضیت اور غیر جانبداری کو یقینی بناتی ہیں۔ وجوہات کی عدم موجودگی میں کمیٹی من مانے طریقے سے سینئر افسران کی جگہ لے سکتی ہے جو آئین کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی ہوگی۔ ہمیں اطاعت میں کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔ آرٹیکل 16 ریاست کے تحت کسی عہدے یا عہدے پر تقرری اور ترقی سے متعلق معاملات میں مساوات کو یقینی بناتا ہے۔ یہ ریاست کو حکم دیتا ہے کہ وہ تقرری اور ترقی سے متعلق معاملات میں امتیازی سلوک نہ کرے۔ آئی اے ایس میں ترقی کے لئے انتخاب کے لئے اہل ریاستی سول سروس کے ممبر کو ترقی کے لئے انتخاب کے لئے دوسروں کے ساتھ غور کرنے کا حق ہے۔ اگر اہل افسران کو میرٹ کی بنیاد پر دیکھا جائے تو معروضی انداز میں کسی بھی سرکاری ملازم کو ترقی پر اصرار کرنے کا کوئی قانونی حق حاصل نہیں ہے اور نہ ہی آئین کے آرٹیکل 14 یا 16 کے تحت ایسا کوئی حق محفوظ ہے۔ آرٹیکل 16 اس بات پر زور نہیں دیتا کہ ریاستی سروس کے ممبر کا انتخاب نہ کرنے کی وجوہات درج کی جائیں۔

بنچ نے اس دلیل کو بھی مسترد کر دیا کہ چونکہ قواعد میں مذکورہ بالا افسروں کی درجہ بندی کے لئے کوئی رہنما اصول طے نہیں کیے گئے ہیں، لہذا درجہ بندی من مانی ہوگی۔ اس نے کہا کہ چونکہ درجہ بندی افسروں کے سروس ریکارڈ کی بنیاد پر معروضی طور پر کی جاتی ہے، لہذا کسی بھی من مانی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس فیصلے کے بعد یونین پبلک سروس کمیشن بنام ہیرنیالال دیو اور دیگر کی ایک اور بنچ (ایم پی ٹھاکر اور این ڈی او جھا، جے جے) نے ایل پی ایس پروموشن ریگولیشنز میں یکساں دفعات پر غور کرتے ہوئے 2 ایس سی سی 242 پر غور کیا۔ بنچ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اہلیت کے میدان میں آنے والے شخص کا انتخاب نہ کرنے کی وجوہات کو ریکارڈ کرنا ضروری نہیں ہے۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ اینڈ نیورو سائنسز بنام ڈاکٹر کے کلیان رمن اور دیگر، [1992] سپل 2 ایس سی سی 481 انسٹی ٹیوٹ میں پروفیسر کے عہدے پر تقرری سے متعلق ایک معاملہ تھا۔ یہ کہا گیا تھا کہ قواعد وضوابط میں ایسی کوئی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے سلیکشن کمیٹی کو وجوہات درج کرنے کا پابند کیا گیا ہے، ایسی کسی ضرورت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ آر ایس داس کی پیروی کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ قدرتی انصاف کے اصول اس طرح کی صورتحال کی طرف راغب نہیں ہوتے ہیں اور وجوہات کو ریکارڈ کرنا ضروری ضرورت نہیں ہے۔ میجر جنرل آئی پی ایس دیوان بنام یونین آف انڈیا اینڈ دیگر، [1995] 3 ایس سی سی 383، اس بنچ نے یہ موقف اختیار کیا کہ جب تک قواعد کی ضرورت نہ ہو، سلیکشن کمیٹی/سلیکشن بورڈ اس بات کو ریکارڈ کرنے کا پابند نہیں ہے کہ وہ کسی خاص شخص کا انتخاب کیوں نہیں کر رہے ہیں، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے۔ سرت کمار دش اور دیگر بنام بسواجیت پٹنائک اور دیگر میں، [1995] درخواست 1 ایس سی سی 434 میں اس عدالت کی ایک بنچ (کے۔ راما سوامی اور این وینکٹچلا، جسٹسز) ایک ایسے معاملے پر غور کر رہے ہیں جہاں ترقی میرٹ اور اہلیت کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ پبلک سروس کمیشن نے درجہ بندی یا درجہ بندی کا طریقہ اپنایا، جیسا کہ اسے کہا جا سکتا ہے، اور پھر انتخاب کیا۔ یہ دلیل دی گئی تھی کہ چونکہ پی ایس سی نے اس کی سفارشات کے لئے وجوہات درج نہیں کی تھیں، لہذا انتخاب خراب تھا۔ مذکورہ بالا فیصلوں کے بعد اس دلیل کو مسترد کر دیا گیا تھا۔

اب یہاں لاگو ہونے والے قواعد کی طرف آتے ہوئے، موقف یہ ہے: راجستھان ایڈمنسٹریٹو سروس رولز، 1954 کے قاعدہ 28-بی کے ذیلی قاعدہ (2) کی شقیں (اے) اور (بی) اس طرح ہیں:

(2)(الف) کمیٹی ان تمام سینئر ترین افراد کے معاملات پر غور کرے گی جو ان قواعد کے تحت متعلقہ عہدوں پر ترقی کے اہل اور اہل ہیں اور ایک فہرست تیار کرے گی جس میں سنیارٹی کم میرٹ اور/ یا میرٹ کی بنیاد پر موزوں پائے جانے والے افراد کے نام شامل ہوں گے۔ ان قواعد میں طے شدہ پروموشن کے معیار کے مطابق، ان قواعد کے" خالی عہدوں کے تعین" سے متعلق قاعدے کے تحت طے شدہ خالی آسامیوں کی تعداد کے برابر۔ اس طرح سنیارٹی کم میرٹ اور/ یا میرٹ کی بنیاد پر تیار کردہ فہرست، جیسا بھی معاملہ ہو، ان عہدوں کے زمرے پر سنیارٹی کی ترتیب میں ترتیب دی جائے گی جن سے انتخاب کیا جاتا ہے۔

(ب) کمیٹی سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر اور/ یا میرٹ کی بنیاد پر، جیسا کہ معاملہ ہو، قواعد میں طے شدہ ترقی کے معیار کے مطابق ایک علیحدہ فہرست بھی تیار کرے گی، جس میں (الف) کے تحت تیار کردہ فہرست میں منتخب افراد کی تعداد کے مساوی افراد کے نام شامل ہوں گے تاکہ بعد میں پیدا ہونے والی عارضی یا مستقل خالی آسامیوں کو پر کیا جاسکے۔ اس طرح سنیارٹی کم میرٹ اور/ یا میرٹ کی بنیاد پر تیار کردہ فہرست کو ان عہدوں کے زمرے میں سنیارٹی کے ترتیب میں ترتیب دیا جائے گا جن سے انتخاب کیا جائے گا۔ اس طرح کی فہرست کا جائزہ لیا جائے گا اور اگلے سال میں اجلاس کرنے والی محکمانہ پروموشن کمیٹی کے ذریعہ نظر ثانی کی جائے گی اور یہ فہرست اگلے سال کے آخری دن یا اس تک نافذ العمل رہے گی! ڈپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کا اجلاس ہوتا ہے، جو بھی پہلے ہو۔

مذکورہ بالا شقیں نہ تو درجہ بندی کا اہتمام کرتی ہیں اور نہ ہی انہیں سینئر کی جگہ لینے کی وجوہات کی ریکارڈنگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں تک سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر ترقی کا تعلق ہے تو اس میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ کمیٹی تمام سینئر اور اہل افراد کے ناموں پر غور کرے گی اور سنیارٹی کم میرٹ کی بنیاد پر موزوں پائے جانے والے افراد کے ناموں پر مشتمل ایک فہرست تیار کرے گی۔ اس طرح کی فہرست کی تیاری کے بعد اس میں شامل افسران کو فیڈر پوسٹ میں انٹر سی سنیارٹی حاصل کرنے کے ترتیب سے ترتیب دیا جائے گا۔ ایسی صورتحال میں اور جب محکمانہ پروموشن کمیٹی کی جانب سے پروموشن کی جاتی ہے تو ہمیں یہ کہنا مشکل لگتا ہے کہ عام طور پر ڈی پی سی کو سینئر کا انتخاب نہ کرنے (اور اس کے جونیئر کا انتخاب) نہ کرنے کی وجوہات درج کرنی چاہئیں یا کم از کم ریکارڈ میں کسی وجہ کی نشاندہی کرنی چاہیے۔ یہ کہنا ایک بات ہے کہ اس طرح کا کورس منصفانہ

اور پسندیدہ ہے لیکن یہ کہنا بالکل مختلف بات ہے کہ اس طرح کا کورس تمام صورتوں میں لازمی یا ضروری ہے کیونکہ مؤخر الذکر صورت میں کیے گئے انتخاب مذکورہ تقاضے پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ایک طرف رکھے جائیں گے۔ ہائی کورٹ نے نشاندہی کی ہے کہ اس طرح کے انتخاب کو عدالت میں چیلنج کیے جانے کا امکان ہے اور اگر کسی سینئر کو ہٹانے اور اس کے جونیئر کا انتخاب کرنے کی کوئی وجہ درج نہیں کی جاتی ہے یا کم از کم ریکارڈ اس کی وجوہات کی نشاندہی نہیں کرتا ہے، تو عدالت اس شکایت پر مؤثر اور اطمینان بخش طریقے سے غور کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوگی۔ یہ دلیل ہمارے ذہن میں بھگت راجا بنام فیصلے کو لاتی ہے۔ یونین آف انڈیا اور دیگر، اے آئی آر (1967) ایس سی 1606۔ (سی بی) لیکن یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں عدالت کے سامنے سوال اٹھایا گیا حکم ایک نیم عدالتی حکم تھا۔ یہ بھی اتنا ہی سچ ہے کہ انتظامی معاملات میں بھی یہ عدالت منصفانہ طور پر کام کرنے کی ذمہ داری پر زور دیتی رہی ہے جس کے لیے بعض اوقات سماعت کے موقع کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ لیکن انتخاب کے کام کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سرکاری ملازم کا واحد حق غور کرنے کا حق ہے اور ترقی کا حق نہیں ہے- ہم تمام حالات میں وجوہات کو ریکارڈ کرنے کی ضرورت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں سمجھتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمیشہ مطلوب ہے کہ منتخب کرنے والے ادارے کے ذریعہ اپنایا گیا طریقہ کار منصفانہ ہونا چاہئے اور اس عمل کو اعتماد فراہم کرنا چاہئے۔ یہ ایسا ہونا چاہئے کہ قابل عمل حدود کے اندر تمام متعلقہ افراد میں اعتماد پیدا ہو۔ اس نقطہ نظر سے، راجستھان حکومت کے لئے یہ ایک اچھا قدم ہوگا کہ وہ قواعد میں ترمیم کے ذریعہ یا عام ہدایات کے ذریعہ یہ فراہم کرے کہ میرٹ یا میرٹ کم سنیارٹی / میرٹ کم موزونیت کی بنیاد پر پروموشن کے معاملے میں، منتخب اتھارٹی کو ان کے سامنے آنے والے تمام امیدواروں کی درجہ بندی کے طریقہ کار پر عمل کرنا چاہئے۔ یہ ضرورت ہم ان معاملات میں تجویز کر رہے ہیں جہاں قواعد میں گریڈنگ یا نمبر دینے یا سینئر کو زیادہ دیکھنے کی وجہ ریکارڈ کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم، جہاں قواعد پہلے سے ہی نمبر دینے یا کسی دوسرے مناسب طریقہ کار کا اہتمام کرتے ہیں، ہماری تجویز لاگو نہیں ہو سکتی ہے۔ یہ بھی واضح طور پر سمجھا جانا چاہئے کہ ہماری تجویز من مانی کی شکایات سے بچنے اور بنیادی طور پر اس عمل کو قابل اعتماد بنانے کے مقصد سے ہے۔ حکومتیں اس بنیادی مقصد کو ذہن میں رکھیں گی اور مناسب ترامیم کریں گی یا مناسب ہدایات جاری کریں گی۔ یہ واضح ہے کہ اس طرح کی کسی بھی ترمیم/ ہدایات میں صرف پیش گوئی کی جائے گی۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔ ہائی کورٹ اور راجستھان سول سروس اپیلیٹ ٹربیونل کے اس حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔لیکن جیسا کہ اوپر درج کیا گیا ہے، یہ حکم کسی بھی طرح پہلے مدعاعلیہ، یا اس معاملے میں، دوسرے مدعاعلیہ کو متاثر نہیں کرے گا۔اخراجات کا کوئی حکم نہیں دیا جائے گا۔

اس حکم کی کاپیاں ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے تمام چیف سکریٹریوں کے ساتھ ساتھ سکریٹری، وزارت داخلہ، حکومت ہند کو بھیجی جائیں گی۔

ایس۔وی۔کے۔آئی

اپیل کی اجازت ہے۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24